Notification No.: 570/2024

Date of Notification: 25/11/2024

Name:	MOHD. TANZEEM ALAM
TOPIC:	GHULAM ABBAS KI ADBI KHIDMAAT
SUPERVISOR:	Prof. Mohd. Mahfooz Khan
DEPARTMENT:	Urdu, Humanities & Languages
	Jamia Millia Islamia, New Delhi

Abstract

خلاصہ

اردو ادب کی روایت میں غلام عباس کو ایک اہم مقام حاصل ہے، خصوصاً افسانوی ادب کی دنیا میں ان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انہوں نے اردو کے افسانوی ادب میں منفرد، ممتاز اور اعلیٰ مرتبہ کے حامل افسانہ نگار کے طور پر اپنی شناخت قائم کی۔ غلام عباس نے مختلف میدانوں میں اپنی صلاحیت اور فنکاری کا ثبوت دیا، انہوں نے افسانے بھی لکھے ہیں اور ناول نگاری کو بھی مرکز توجہ بنایا ہے، ترجمہ نگاری کے میدان میں اپنے قلم کے جوہر بکھیرے ہیں اور تنقید نگاری کو بھی اپنی تحریروں سے زینت بخشی ہے، ایڈیٹر کے فرائض انجام دیے ہیں اور براڈ کاسٹر کی ذمہ داری بھی نبھائی ہے۔ البتہ ان کی تمام مذکورہ حیثیتوں میں افسانہ نگار کی حیثیت سب سے مقدم ہے۔

غلام عباس کا مطالعہ کافی وسیع تھا جس کا اندازہ ان کے افسانوں کی موضوعاتی رنگارنگی اور تنوع سے کیا جاسکتا ہے۔ جو افسانے انہوں نے لکھے وہ کسی اعتبار سے اس دور میں لکھے گئے اردو کے نمائندہ افسانوں کے مقابلے میں کم رتبہ نہیں تھے، لیکن اس کے باوجود انہیں وہ شہرت و مقبولیت نہ مل سکی جو ان کے دیگر ہم عصر افسانہ نگاروں کے حصے میں آئی۔ خصوصاً ہندوستان میں ان کو وہ جگہ نہیں ملی جس کے وہ حقدار تھے، شاید اس کی سب سے بڑی وجہ تقسیم ہند تھی، تقسیم ہند کے بعد وہ پاکستان چلے گئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ لہٰذا ہندوستان میں ان کے متعلق کم ہی لکھا پڑھا گیا۔ ہندوستان میں اگر غلام عباس کے فن کے حوالہ سے گفتگو بھی ہوتی ہے تو ان کا صرف ایک ہی افسانہ ذہن میں گردش کرتا

ہے، اور وہ ہے ''آ نندی''۔

غلام عباس نے جب افسانہ لکھنا شروع کیا تو اس وقت رومانی افسانے لکھنے کا رواج عام تھا۔ غلام عباس بھی اپنے ہم عصر رومانی افسانہ نگار مولانا نیاز احمد فتحپوری اور سجاد حیدر یلدرم کے افسانوں سے متاثر تھے، لیکن انہوں نے رومانی افسانہ نگاری کی پیروی کرنے کے بجائے اپنی الگ راہ نکالی۔ غلام عباس نے ترجمہ نگاری سے افسانہ لکھنے کی ابتدا کی، رومانیت اور مثالیت سے ہٹ کر حقیقت نگاری کے رجحان کو اختیار کیا۔

یہ درست ہے کہ غلام عباس کی شناخت ایک افسانہ نگار کے طور پر ہی قائم ہے کیونکہ انہوں نے افسانہ نگاری پر زیادہ توجہ کی اور متعدد افسانے تحریر کیے جو اپنے موضوعاتی تنوع، اسالیب کی رنگارنگی اور اپنی تکنیک کے سبب کافی اچھے افسانے ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انہوں نے افسانہ نگاری کے علاوہ ناول نگاری کی جانب بھی توجہ کی اور اردو ناول کے سرمائے میں دو ناولٹ کا اضافہ کیا۔ اسی طرح ترجمہ نگاری کے باب میں بھی انہوں نے اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھاتے ہوئے گرانقدر ترجمے کیے جنہیں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

زیرنظر مقالہ کا موضوع ''**غلام عباس کی ادبی خدمات**'' ہے۔ اس مقالے میں غلام عباس کے تمام ادبی خدمات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس مقالہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب ''**غلام عباس: عہد، سوانح اور شخصیت**'' ہے۔ اس باب کو مختلف ذیلی ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے مثلاً: عہد، سوانح اور شخصیت وغیرہ۔ اس باب میں غلام عباس کے عہد کے افسانوی روایت کا جائزہ لیتے ہوئے غلام عباس کے خاندانی پس منظر، ان کی ابتدائی زندگی، تعلیمی مسائل، تصانیف و ملازمت کے ساتھ ساتھ ادبی سرگرمیاں، انعامات و اعزازات اور ان کی شخصیت کے نمایاں پہلوؤں کو مختصر مگر جامع انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دوسرا باب ''**غلام عباس کی افسانہ نگاری**'' ہے۔ اس باب میں عہد بہ عہد غلام عباس کی افسانہ نگاری کا جائزہ لینے کے ساتھ ان کے تمام افسانوں کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے، نیز اسی کے ساتھ زبان و اسلوب کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ان کی افسانہ نگاری کے امتیازات و خصائص کو بھی پیش کیا گیا ہے۔

تیسرا باب ''**غلام عباس کی ناول نگاری**'' ہے۔ اس باب میں غلام عباس کے دو ناولٹ ''جزیرۂ سخنوراں'' اور ''گوندنی والا تکیہ'' کا تحقیقی جائزہ لیتے ہوئے فنی مباحث کو مرکز توجہ بنایا گیا ہے۔

چوتھا باب ''**غلام عباس کے تراجم**'' ہے۔اس باب میں غلام عباس کی ترجمہ نگاری کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا مشہور و معروف افسانوی ترجمہ ''الحمرا کے افسانے'' اور ایک خودنوشت سوانح "Friends not a masters" کا اردو ترجمہ ''جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی'' کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

پانچواں باب ''**غلام عباس کی تنقید نگاری**'' ہے۔اس باب میں غلام عباس کے مختلف تنقیدی مضامین کی روشنی میں ان کی ناقدانہ شخصیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

☆☆☆